ہندوستان بھر میں سکھوں اور آریوں میں تبلیغ اسلام کرنے والا واحد اور اکیلا اخبار۔ رجسٹر نمبر ایل ۷۰۶

KHILAFAT LIBRARY

ضوابط

پیدہ سالانہ عوام سے عا
ششماہی عہ اعلائے عظام سے قیمت صہ
علاوہ اسکے جو کچھ عطا کریں وہ عطیہ تصور ہوگا۔ ایسے حضرات کے اسمائے گرامی اخبار کی فہرست میں درج ہونگے۔

مقاصد

(۱) اسلام کی خوبیوں اور برکات کا ذکر کرنا اور دیگر مذاہب پر اسکی فضیلت بیان کرنا۔
(۲) آریوں اور عیسائیوں کے حملوں سے اسلام کو بچانا۔
(۳) الزامات کی گرد و غبار کو اسلام کے منور چہرہ سے بدلائل عقلی و نقلی دور کرنا۔
(۴) حضرت بابا نانک کی تعلیم کو سکھ صاحبان میں پہنچا کر انہیں اسلام کی دعوت دینا۔
(۵) گورنمنٹ برطانیہ کی خیر خواہی۔

نور

قادیان دارالامان سے ۱۷ و ۳۰ کو شائع ہوتا ہے

مورخہ ۱۷۔ اگست و ۳۰۔ ستمبر سنہ ۱۹۱۶ء

جلد ۷ | ایڈیٹر محمد یوسف سابق سورن سنگھ وڈوان | نمبر ۱۹ - ۲۰

مشکلات

اگر ہر مصیبت میں خدا کے رحم کا ساتھ نہ ہو۔ اگر ہر دکھ میں اللہ کی شفقت کا ہاتھ نہ ہو۔ اگر ہر مشکل میں اس کی رحمت دستگیری نہ فرمائے۔ تو یقیناً انسان پاگل اور دیوانہ ہو کر پہاڑ سے ٹکرا کر اپنا سر پھوڑ لے۔ اور حواس باختہ ہو کر خود اپنے گلے میں پھانسی کا رسا لٹکا لے۔ مگر وہ خدا جو اندھوں کو آنکھیں دیتا ہے۔ وہ خدا جو لنگڑوں کو پاؤں دیتا ہے۔ وہ خدا جو لولوں کو ہاتھ دیتا ہے۔ وہ خدا جو اندھیری رات کے بعد روز روشن کو لاتا ہے وہ خدا جو یتیموں کا سہارا ہے۔ وہ ہر مشکل میں انسان کا دست گیر بن جاتا ہے۔ اور عسر کے بعد یسر کو لاتا ہے۔ ۱۷۔ مئی کو مجھے لکھنؤ جانیکا اتفاق ہوا۔ میں اپنے گھر کو صحت اور تندرستی کے ساتھ چھوڑ کر گیا۔ مگر جب میں ہفتہ کے بعد واپس لوٹا۔ تو میں نے اپنے گھر کو بیماروں کا آماجگاہ پایا۔ میری بیوی بیمار۔ میرے دونوں بچے بیمار۔ کچھ عرصہ کے علاج معالجہ کے بعد اللہ نے بیوی کو تو آرام دیا۔ مگر تقریباً چار ماہ سے بچے بیمار ہیں۔ اور خصوصاً بچارہ بڑا لڑکا تو اسقدر کمزور اور نحیف ہو چکا ہے۔ کہ بے چارے کے لئے چارپائی سے نیچے اتر کر بیٹھنا بھی دوبھر ہو رہا ہے۔ ناظرین دعا فرماویں کہ مولا کریم محض اپنے فضل و کرم سے خاکسار کے بچوں کو صحت عطا فرماوے۔ گھر کی بیماری کی اپیل پڑی میں ہی چار ماہ سے اخبار بھی بے قاعدہ ہو رہا ہے یہ پرچہ بھی دو ہی کر کے نکالنے پڑے۔ اس وقت نور کی خریداری اس قدر محدود ہے۔ کہ ہمیں اس کے اظہار میں بھی ایک گونہ شرم مانع ہے۔ اگر ناظرین کرام ہمت کریں۔ اور نور کی توسیع اشاعت میں مربیانہ کوشش فرماویں۔ اور ہر ایک خریدار اگر زیادہ نہیں۔ تو کم از کم ایک ایک خریدار دے دے۔ تو نور کی توسیع اشاعت کا سوال ایک ہفتہ کے اندر اندر ہی طے ہو سکتا ہے۔ اور اس صورت میں خاکسار کم از کم ۲۵ عہ ۳۰ عہ روپیہ ماہوار کا ایک نائب ایڈیٹر رکھنے کے قابل ہو سکتا ہے اور اس صورت میں بیمار ہونے پر یا کہیں باہر لکچر وغیرہ کے لئے جانے پر اخبار لیٹ ہو جاتا ہے۔ یہ سب تکالیف بآسانی رفع ہو سکتی ہیں۔ مگر معلوم نہیں۔ کہ ناظرین کرام کب اس ضروری اور لازمی ذمہ کی طرف توجہ فرماویں گے۔ خدا جانے وہ کونسی خوش قسمت گھڑی ہوگی۔ جب نور کے ناظرین کے دل میں نور کی توسیع اشاعت کا خیال پیدا ہوگا +

آخر پر میں پھر یہی کہوں گا۔ اگر ناظرین چاہتے ہیں۔ کہ بیماری وغیرہ کی وجہ سے یا باہر لکچر وغیرہ کے لئے جانے کی وجہ سے اخبار باقاعدہ ناظرین کرام کے پاس پہنچتا رہے۔ تو اس کا ایک ہی علاج اور علاج ہے۔ کہ ہر ایک نور کا ناظرین اپنے دل میں یہ پختہ عہد کر لے۔ کہ اگر زیادہ نہیں۔ تو کم از کم ایک ایک خریدار نور کے لئے ضرور دیتا ہے۔ ایک ایک خریدار کا پیدا کرنا کچھ بھی مشکل نہیں۔ وہ نور کا کونسا خریدار ہوگا۔ جس کے ایک دو دوست نہوں۔ اور پھر وہ کون سے دوست ہوں گے۔ جنہیں نور ایسے بے نظیر پرچہ کے لئے جو تمام ہندوستان میں سکھوں اور آریوں میں تبلیغ اسلام کا واحد ذریعہ ہے۔ کی خریداری کے لئے کہا جاوے۔ اور کوئی انکار کر دے۔ صرف تھوڑی سی توجہ کی ضرورت ہے۔ یہی ایک "تھوڑی سی توجہ" ہی ہے۔ جو نور کو بعض اوقات اشد مشکلات کی وجہ سے بجائے بے قاعدہ کے باقاعدہ بنا سکتی ہے۔ میں دیکھوں گا۔ کہ اس تھوڑی سی توجہ کے لئے سب سے پہلی لبیک کس دوست کی ہوتی ہے ؛

(اسلامیہ سٹیم پریس لاہور میں باہتمام حافظ مظفر الدین صاحب چھپکر شیخ محمد یوسف صاحب کے لئے قادیان سے شائع ہوا)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

ایک سندھی دیوان عامل کا معہ بال بچوں کے مسلمان ہونا

KHILAFAT LIBRARY

مینے بارہا اس امر کا تذکرہ اخبار نور میں کیا ہے۔ کہ سندھ میں نانک پنتھیوں کی تعداد زیادہ ہے۔ ان کے نفوس سادہ اور وہ بڑی آسانی سے حق و صداقت کو قبول کرنے کے لئے تیار اور آمادہ ہیں مجھے دو دفعہ حضرت خلیفۃ المسیح کے حکم کے ماتحت سندھ جانے کا اتفاق ہوا۔ وہاں تبلیغ اور لکچروں سے اور عام نانک پنتھیوں سے میل ملاپ سے ہم اس نتیجہ پر پہنچے۔ کہ اگر اس خطہ میں لگاتار اور مستقل تبلیغ کا سلسلہ شروع کیا جائے۔ تو خدا کے فضل سے بہت کچھ کامیابی کی توقع ہے۔ اس لئے مینے اس کے متعلق اخبار میں لگاتار مضامین بھی لکھے اور علاوہ ازیں اور بھی سعی و کوشش سے کام لیا۔ مگر کسی طرح بھی امید بر نہ آئی۔ اور کوئی صورت اس اہم کام کو عملی جامہ پہنانے کی پیدا نہ ہوئی۔ نہ میرے پاس روپیہ تھا کہ میں کوئی نائب ایڈیٹر رکھ کر سندھ جاتا۔ اور نہ اخبار کو جو تبلیغ اسلام کا ایک بہترین ذریعہ ہے۔ بند کر سکتا تھا۔ لہذا چار و ناچار خاموش ہونا پڑا۔ البتہ ایسے اہم کام قومی توجہ اور کسی انجمن کی سرپرستی کو چاہتے ہیں۔ اکیلے انسان کی طاقت سے یہ قطعی بعید ہے۔ کہ وہ اسقدر بار عظیم کو اپنے کمزور کندھوں پر اٹھا سکے۔ خیر یہ تو ایک جملہ معترضہ تھا۔ جب ہم نے یہ دیکھا۔ کہ سندھ میں جا کر بظاہر کام ہونا مشکل نظر آتا ہے۔ تو کوئی ایسی صورت پیدا کی جائے۔ کہ وہاں جانے کے بدوں کچھ نہ کچھ کام ہوتا رہے۔ اگر زیادہ نہیں۔ تو سندھ میں خاکسار کے لکچروں نے جو قدر اپنا اثر پیدا کیا ہے۔ کم از کم وہ تو قائم رہ سکے۔ یہ سوچ مکرمی و معظمی جناب چوہدری گلباز خان کے ذریعہ خاکسار کی کتاب گورو کی بانی کا ترجمہ سندھی میں کر دیا گیا۔ اور مکرم چوہدری صاحب نے کمال اخلاص۔ تندہی۔ اور شوق سے اس کام کو کیا اور وہ سندھی ترجمہ کی کتاب جسکا حجم تقریباً ۱۲۰ صفحات کا تھا۔ سندھی نانک پنتھیوں میں تقریباً مفت تقسیم ہوئی اس کتاب کے مفت تقسیم ہونے کے بعد مکرمی و معظمی چوہدری گلباز خان صاحب نے عرصہ قریباً دو سال کا ہوا خاکسار کو یہ لکھا کہ

"ہمارے سندھی ٹریکٹ نے بہت فائدہ کیا۔ ہندو مانتے ہیں۔ کہ بہت خوب لکھا ہے۔ اور سچ ہے۔ کہ مذہب پر بحث بہت چلتی ہے۔ ایک ہندو اخبار کے ایڈیٹر نے بحث کرتے وقت کہا۔ کہ ہمیں اسلام کی خبر نہیں سمجھاؤ۔ اب میں اتنی طاقت کہاں سے لاؤں۔ جو انہیں اسلام سمجھا سکوں۔ بہت اسلام کے قائل ہو گئے ہیں۔ مگر انکی حالت قابل رحم ہے۔ عیال و اطفال کا چھوڑنا ذرا مشکل ہے۔ **ایک دیوان ہندو بالکل قائل ہو گیا۔ اپنے قبیلہ کو سمجھا رہا ہے۔ قبیلہ کے ساتھ اسکا خیال ہے کہ اسلام قبول کرے"۔**

آج دو سال کے بعد اس امر کے متعلق پھر مکرمی و معظمی چوہدری گلباز خان صاحب کا گرامی نامہ یہ خوشخبری لاتا ہے۔ جو جوں کا توں درج ذیل ہے +

جناب مکرمی شیخ محمد یوسف صاحب۔
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

آج مبارکباد دیتا ہوں۔ کہ جس دیوان عامل ہندو صاحب کے نسبت کچھ عرصہ ہوا لکھا تھا۔ کہ وہ مسلمان ہونیوالا ہے۔ وہ گذشتہ ہفتہ میں اپنے بچوں سمیت مشرف باسلام ہوا۔ اُس کی عورت مسلمان نہ ہوئی۔ اس لئے اس کو اس کے ماں باپ کے گھر چھوڑ آیا یہ صاحب سب اسسٹنٹ سرجن کے عہدہ پر ہیں اور آجکل کشمور ہاسپٹل میں ہیں۔ بہت نیک انسان ہیں۔ بہت عرصہ حیدر آباد سندھ کے سول ہاسپٹل میں بھی سب اسسٹنٹ سرجن ہو کر رہے ہیں +

حیدر آباد میں باطنی طور پر بہت خدا کے نیک ہندو بندے ہیں۔ جو قرآن شریف پڑھتے ہیں۔ اور شرک کرنے والے مذہب سے بیزار ہیں۔ اور اسلام کے اصول اُن کے دل میں نقش ہو رہے ہیں۔ مگر کیا کریں۔ ظاہر نہیں کر سکتے۔

جوان کو مالی مشکلات آڑے آتی ہیں +

میں فرصت کے وقت بابا نانک والی کتاب کے جواب میں جو ایک ہندو نے جواب لکھا تھا۔ اس کا جواب بنا رہا ہوں۔ مگر کچھ مشکلات سامنے آ رہی ہیں۔ اس ہندو نے ایک یہ اعتراض کیا ہے۔ کہ خداوند نے سورج چاند۔ زیتون۔ گھوڑے وغیرہ کی قسم کیوں کھائی ہے اب اس کا معقول جواب چاہیئے۔ آپ اس کا جواب لکھ کر اپنی اخبار نور کی معرفت ظاہر کریں۔ یہ اعتراض کچھ چھوٹا نہیں۔ بہت مسلمان بھی حیران ہیں۔ کہ خدا کو کیا ضرورت پڑی۔ جو ایسی چیزوں کی قسم کھائی ایک آدمی نے کہا۔ کہ یہ قسم خدا اپنی ذات کی کھاتا ہے۔ یعنے قسم ہے اس ذات کی جس نے زیتون یا گھوڑا یا سورج وغیرہ پیدا کیا۔ والشمس یعنے قسم ہے اس پاک ذات کی جس نے سورج کو پیدا کیا۔ اب خبر نہیں۔ کہ کونسے معنے سچے ہیں۔ آپ ضرور اس کے معنے لکھیں۔ یا سوال اخبار میں ڈالیں۔ آپ ہی عالم اس پر روشنی ڈالینگے۔

*: تناسخ کے مسئلہ پر زیادہ روشنی کی ضرورت ہے کیونکہ ہندو نے بہت مسلمان کتابوں سے حوالے دیکر تناسخ کی تائید کی ہے۔ اگر آپکے پاس بہتر ثبوت ہیں۔ تو ضرور اخبار کے ذریعہ سے ظاہر کرنے میں دریغ نہ کریں۔ کیونکہ مجھے یہ سب باتیں جواب میں لکھنی ہیں۔ یہ کتاب جس وقت تیار ہو گا۔ تب آپ دیکھینگے۔

+ یہ خط ضروری ہے۔ اس کے متعلق مینے ایک مضمون لکھا تھا۔ وہ اس پرچہ میں شائع ہو گیا ہے۔

کہ کسقدر مکمل ہے۔ خصوص اس میں وہ باتیں ہونگی۔ جو اسلام کو ظاہر کرتی ہیں۔ اور جو خود ہندو اپنا دھرم چھوڑ رہے ہیں۔ کیونکہ یہ کتاب بابا نانک کی لائف پر ہوگا۔ اور ہندو کے کتاب کے رد میں ہوگا۔ اس لئے بہت ہندو اس کو ضرور پڑھیں گے۔ اور یہی ذریعہ ہے ان تلک اسلام پہنچانے کا ۔

بہت ہندو قائل ہیں۔ مگر اُن کو سخت مشکلات پیش آتی ہیں۔ جب وہ خیال کرتے ہیں۔ کہ مسلمان ہونے سے عزیز خویش سب جدا ہو جائیں گے۔ اور شہرت سے ڈرتے ہیں۔ خیالات عمدہ اپنا اثر دکھلا رہے ہیں۔ اور خیریت ہے "

گل باز خان حیدرآباد سندھ

قسموں کے متعلق بہت ہی معمولی بات ہے۔ قرآن کریم کے فلسفہ قسم کے متعلق تو ہم آگے مفصل ذکر کریں گے۔ مگر معلوم ہوتا ہے۔ کہ جو ہندو صاحبان قرآن شریف میں قسموں کے متعلق اعتراض کرتے ہیں۔ وہ خود اپنے مذہب سے قطعی ناواقف ہوتے ہیں۔ کیونکہ اگر وہ غور کرتے۔ تو اسکا جواب خود ویدوں میں موجود تھا۔ اور ویدوں میں ایشور کا بارہا قسمیں کھانا کا ذکر آتا ہے۔ ہم طوالت سے بچنے کے لئے صرف ایک دو منتروں کا حوالہ دیتے ہیں۔ اس کے پڑھنے سے معلوم ہو جاویگا۔ کہ ہندو صاحبان جو اعتراض ہم پر کرتے ہیں۔ وید مقدس کس صفائی اور عمدگی سے اس کے متعلق ان کا منہ بند کرتا ہے۔

بحر وید ادھیائے ۷ منتر ۲۲ میں ایشور کہتا ہے۔

"اے سبھا پتی (راجہ) آپ اپنے ہر استھان (جگہ) میں جل (پانی) اور ان (غلہ) آدی (وغیرہ) پدارتھ (اسفیاء) اور کرانے وغیرہ نج (تجارت) کے پدارتھوں کو ضائع نہ کرنا۔ بلکہ ہر جگہ ہم سب لوگوں کو سب ضروری چیزیں ملتی رہیں۔ اور صرف یہی نہ کرو۔ بلکہ ان تعاملوں سے ہم لوگوں کو علیحدہ نہ کرو۔ اے نیاکرتا (منصف) سبھا پتی تجھے اپنے نیاد (انصاف) میں نہ مارنے والی گئو وغیرہ پشوؤں کی سوگھند (قسم) ہے۔ اسی طرح جو آپ کہتے ہیں۔ اور ہم بھی اقرار کرتے ہیں۔ سو آپ بھی اس اقرار کو نہ چھوڑیئے۔ اور ہم لوگ بھی نہ چھوڑیں گے۔ اے ہرن آپکے راج میں ہم جل اور اوشدھی سر شیٹھ ستر کے برابر ہوں۔ اور جو ہم لوگوں سے دشمنی رکھتا ہے۔ یا ہم لوگ جس سے دشمنی رکھتے ہیں۔ اسکے لئے ادویات دکھ دینے والے دشمن کے برابر ہوں۔

اب دیکھو گائے وغیرہ جانوروں کی قسم اسمیں کسقدر گائے کے اقسام کے جانور شامل ہیں یعنے گائے۔ بیل بھینس۔ ہرن۔ پاڑہ۔ نیل گائے۔ بکری۔ اونٹ وغیرہ شامل ہیں +

ابھی اسی پر اکتفا نہیں ہے۔ پھر منو جی نے تو ہر گ جیکی سنگھتا میں جہاں تک بڑا بول بولا۔ جس نے دید کے قانون بنایا۔ منو ۸۔ ۹۔ ۱۰ میں سوگند (قسم) کے ذریعہ لین دین بات کو دریافت کرنے کے متعلق ہدایت فرمائی۔ اور پھر منو ۸/۱۱۳ میں گئو بیج اور سونا کی قسم دیکر دیشیہ سے دریافت کرنے کے متعلق لکھا۔ اور پھر کیا منو جی نے غلط لکھا۔ جو منو ۸/۱۱۰ میں دیوتا اور بڑے بڑے رشی لوگوں نے کام کے واسطے قسم کھائی ؛

مگر یقین سمجھو۔ کہ قرآن مجید میں قسموں کا ہونا ایک بین اور واضح و روشن معجزہ اور کرامت ہے۔ بلکہ ایک آیت اور نشانِ نبوت اور اسلام کی سچائی اور حقانیت اور اسلام کے من جانب اللہ ہونے کا ایک بین اور روشن نشان اور معجزہ ہے۔ کیونکہ عرب میں یہ ایک مثل مشہور ہے کہ۔

ان الایمان تدفع الارض بلاقع

یعنی جھوٹی قسمیں ملک کو ویران و برباد کر دیتی ہیں۔ اور یہی منو کہتا ہے۔ کہ ۸/۱۱۳ ۔ کہ جھوٹی قسم کھانے سے اس دنیا اور دوسری دنیا میں تباہی اور بربادی لازم آتی ہے۔ پنجابی میں تو یہ عام مثل مشہور ہے۔ جھوٹی قسم تاں پٹ ماردی۔ یعنی جھوٹی قسم تو جڑوں سے اکھاڑ پھینکتی ہے ؛

اب کل مشرقی ادیان اور مشرقی فلسفہ اس امر پر متفق ہے کہ جھوٹی قسم ویرانی اور بربادی کا بلاوا ہے۔ اور یقیناً یہ سچ ہے۔ تو اگر قرآن مجید یا حامل قرآن مجید نے نعوذ باللہ جھوٹی قسمیں کھائی ہوتیں۔ تو یقیناً یقیناً اس وقت تک اسلام گم نامی کی تحت الثرائے میں ڈوبا ہوتا۔ اور اسکا ایک بھی نام لیوا نظر نہ آتا۔ مگر اسلام اور قرآن حمید تو قسموں کے ذریعہ اسقدر بڑھا۔ پھلا اور پھولا کہ وہ سورج گو عرب میں نمودار ہوا۔ مگر اسکی کرنوں نے یقیناً یقیناً کل روئے زمین کو جگمگا دیا۔ اور ہندوستان میں جو کچھ اسلام کا اثر ہے۔ وہ تو اظہر من الشمس ہے ایک خدا کی پوجا توحید کا سبق کس نے دیا۔ اضغاث اقوام کو اپنے ساتھ ملانا یہ مساوات کا اصول کس نے روئے زمین اور اہل ہند کے سامنے رکھا۔ جہاں کی ذات پات کی امتیاز حد درجہ کو پہنچی ہوئی تھی۔ اگر زبان سے نہیں تو کم از کم قلب سے کل ایران اور مہذب اقوام صداقت اسلام کا اعتراف کر رہی ہیں۔ اور اب دیکھو۔ کہ تھوڑے ہی عرصہ میں ہندوستان میں ۹ کروڑ مسلم افراد کا ہو جانا اور دن بدن تعداد کا افزوں ہوئے جانا کیا کبھی دنیا میں نعوذ باللہ جھوٹی قسمیں کھانے والے کو یہ فروغ ترقی اور اوج نصیب ہوا ہے۔ جاؤ دنیا کی کتابیں چھان مارو۔ جاؤ ادیان غیر پر نظر ڈالو۔ جاؤ اقوام عالم پر غور کرو۔ ہرگز ہرگز قطعاً قطعاً کبھی جھوٹی قسمیں کھانے والے کو یہ فروغ حاصل نہیں ہوگا۔ اس سے سمجھ لو۔ کہ قرآن مجید کی قسمیں کس قسم کی تھیں۔ اگر قسم زہر تھی۔ تو یقیناً یقیناً اسلام کے حق میں تریاق ثابت ہوئی ؛

مطالب دو قسم کے ہوتے ہیں۔ اول بڑے ضروری دوسرے ان سے کم درجہ کے۔ بڑے ضروری مطالب کو بہ نسبت دوسرے مطالب کے تاکید اور براہین دلائل سے ثابت کیا جاتا ہے۔ یہ میرا دعویٰ بہت صاف اور ظاہر ہے ؛

تاکید کے لئے ہر زبان میں مختلف کلمات ہوا کرتے ہیں۔ ایسے ہی عربی زبان میں بھی تاکید کے لئے بہت الفاظ ہیں۔ مگر ایشائی زبانوں میں علی العموم قسم سے بڑھ کر کوئی تاکیدی لفظ نہیں۔ ایسے ہی عربی کے لٹریچر میں بھی

KHILAFAT LIBRARY

KHILAFAT LIBRARY

قسم سے زیادہ کوئی تاکیدی لفظ نہیں - قرآن کریم عربی زبان میں نازل ہوا - اسلئے اس میں عربی محاورات پر ضروری مطالب میں قسموں کا استعمال بھی ہوا ہے - یہی بات کہ اہم اور ضروری امور میں براہین اور دلائل کا بیان کرنا بھی ضروری ہوتا ہے - قرآن کریم نے ان مطالب میں قسموں کے علاوہ اور کیا ثبوت دیا ہے - سو یاد رہے جہاں قرآن کریم کسی مطلب پر قسم کو بیان کرتا ہے - وہاں جس چیز کے ساتھ قسم کھائی گئی ہے - وہ چیز قانون قدرت میں قسم والے مضمون کے لئے ایک قدرتی شاہد ہوتی ہے اور یہ قسم قدرتی نظاروں میں اپنے مطلب کی مثبت ہوتی ہے - جو قسم کے بعد مذکور ہوگا -

مثلاً - اِنَّ سَعْیَکُمْ لَشَتّٰی الخ - ایک مطلب ہے - جس کے معنے ہیں - لوگو! تمہارے کام مختلف ہیں - اور ان کے نتائج بھی الگ الگ ہیں - قرآن مجید اس مطلب کو قانون قدرت سے اسطرح ثابت کرتا ہے -

وَاللَّیْلِ اِذَا یَغْشٰی وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰی وَمَا خَلَقَ الذَّکَرَ وَالْاُنْثٰی - پ ۳۰ والیل

کیا معنے رات پر نظر کرو - جب اسکی کالی گھٹا چھا جاتی ہے - پھر دن کی بناوٹ پر غور کرو - جب وہ اپنے انوار کو ظاہر کرتا ہے پھر مرد اور عورت کی خلقت اور بناوٹ پر نظر ڈالو اور ان کے قدرتی فرائض اور واجبات کو سوچو - تو تمہیں صاف طور پر عیاں ہوگا - کہ بے ریب تمہاری کوششیں الگ الگ اور ان کے نتائج علیحدہ علیحدہ ہیں - ایسے ہی باری تعالےٰ کے تمام پر جان و مال کو دینے والے اور نافرمانیوں سے بچنے والے اور اعلیٰ درجہ کی نیکی کے مصداق اور اس کے مقابل جان اور مال سے دریغ کرنے والے نافرمان اور ادنےٰ درجہ کی نیکی کے مکذب بھی الگ الگ نتیجہ حاصل کریں گے ؛

حضرت امام حجۃ الانام نے توضیح میں فرمایا ہے تمام قرآن شریف میں یہ ایک عام عادت و سنت الٰہی ہے - کہ وہ بعض نظری امور کے اثبات و حقائق کے لئے ایسے امور کا حوالہ دیتا ہے - جو اپنے خواص کا عام طور پر بین اور کھلا کھلا اور بدیہی ثبوت رکھتے ہیں - جیسا کہ اس میں کسی کو بھی شک نہیں ہو سکتا - کہ سورج موجود ہے - اور اس کی دھوپ بھی ہے - اور چاند بھی موجود ہے اور وہ نور آفتاب سے حاصل کرتا ہے - اور روز روشن بھی سب کو نظر آتا ہے - اور رات بھی سب کو دکھائی دیتی ہے - اور آسمان کا پول بھی سب کی نظر کے سامنے ہے - اور زمین تو خود انسانوں کی سکونت کی جگہ ہے اب چونکہ یہ تمام چیزیں اپنا اپنا کھلا کھلا وجود اور کھلے کھلے خواص رکھتی ہیں - جن میں کسی کو کلام نہیں ہو سکتا - اور نفس انسان کا ایسی چھپی ہوئی اور نظری چیز ہے - کہ خود اس کے وجود میں ہی صدہا جھگڑے برپا ہو رہے ہیں - بہت سے فرقے ایسے ہیں کہ وہ اس بات کو مانتے ہی نہیں - کہ نفس یعنی روح انسان بھی کوئی مستقل اور قائم بالذات چیز ہے - جو بدن کی مفارقت کے بعد ہمیشہ کے لئے قایم رہ سکتی ہے - اور جو لوگ نفس کے وجود اور اسکی بقا اور ثبات کے قائل ہیں - وہ بھی اس کی باطنی استعدادات کا وہ قدر نہیں کرتے - جو کرنا چاہیئے تھا بلکہ بعض تو اتنا ہی سمجھ بیٹھے ہیں - کہ ہم صرف اس غرض کے لئے دنیا میں آئے ہیں - کہ حیوانات کیطرح کھانے پینے اور حظوظ نفسانی میں عمر بسر کریں - وہ اس بات کو جانتے بھی نہیں - کہ نفس انسانی کس قدر اعلیٰ درجہ کی طاقتیں اور قوتیں اپنے اندر رکھتا ہے - اگر وہ کسب کمالات کی طرف متوجہ ہو - تو کیسے تھوڑے عرصہ میں تمام عالم کے متفرق کمالات و فضائل و محاسن پر ایک دائرہ کیطرح محیط ہو سکتا ہے - سو اللہ جلشانہ نے اس سورۃ مبارکہ میں نفس انسان اور پھر اسکے بے نہایت خواص فاضلہ کا ثبوت دینا چاہا ہے - پس اول اس نے خیالات کو رجوع دلانے کے لئے شمس اور قمر وغیرہ چیزوں کے متفرق خواص بیان کرکے پھر نفس انسان کیطرف اشارہ فرمایا - کہ وہ جامع ان تمام کمالات متفرقہ کا ہے - اور جس حالت میں نفس انسان میں ایسے اعلےٰ درجہ کے کمالات و خاصیات بتمامہا موجود ہیں - جو اجرام سماویہ و ارضیہ میں متفرق طور پر پائے جاتے ہیں - تو کمال درجہ کی نادانی ہوگی - کہ ایسے عظیم الشان اور مجمع کمالات متفرقہ کی نسبت یہ وہم کیا جائے کہ وہ کچھ بھی چیز نہیں - جو موت کے بعد باقی رہ سکے - یعنے جبکہ یہ تمام خواص جان مشہود و محسوس چیزوں میں ہیں جنکا مستقل وجود ماننے میں تمہیں کچھ کلام نہیں - یہاں تک کہ ایک اندھا بھی دھوپ کا احساس کرکے آفتاب کے وجود کا یقین رکھتا ہے - نفس انسان میں سب کے سب یکجائی طور پر موجود ہیں - تو نفس کے مستقل اور قائم بالذات وجود میں تمہیں کیا کلام باقی ہے - کیا ممکن ہے - کہ جو چیز اپنی ذات میں کچھ بھی نہیں - وہ تمام موجود بالذات چیزوں کے خواص جمع رکھتی ہو - اور اس جگہ قسم کھانے کی طرز کو اسوجہ سے اللہ جلشانہ نے پسند کیا ہے - کہ قسم قائمقام شہادت کے ہوتی ہے - اسی وجہ سے حکام مجازی بھی جب دوسرے گواہ موجود نہ ہوں - تو قسم پر انحصار کر دیتے ہیں - اور ایک مرتبہ کی قسم سے وہ فایدہ اٹھا لیتے ہیں - جو کم سے کم دو گواہوں سے لے سکتے ہیں - سو چونکہ عقلاً و عرفاً و قانوناً و شرعاً قسم شاہد کے قائمقام سمجھی جاتی ہے - لہذا اسی بناء پر خدا تعالےٰ نے اس جگہ شاہد کے طور پر اسکو قرار دیدیا ہے ؛

پس خدا تعالےٰ کا یہ کہنا کہ قسم ہے سورج کی اور اس کی دھوپ کی درحقیقت اپنے مرادی معنے یہ رکھتا ہے - کہ سورج اور اسکی دھوپ یہ دونوں نفس انسان کے موجود بالذات اور قائم بالذات ہونے کے شاہد حال ہیں کیونکہ سورج میں جو جو خواص گرمی اور روشنی وغیرہ کے پائے جاتے ہیں - یہی خواص معہ شے زائد انسان کے نفس میں بھی موجود ہیں - مکاشفات کی روشنی اور توجہ کی گرمی جو نفوس کاملہ میں پائی جاتی ہے - اس کے عجائبات سورج کی گرمی اور روشنی سے کہیں بڑھ کر ہیں - جبکہ سورج موجود بالذات ہے - تو جو خواص میں اسکا ہم مثل اور ہم پلہ ہے - بلکہ اس سے بڑھ کر یعنے نفس انسان ہے - وہ کیونکر موجود بالذات نہ ہوگا ؛

اسی طرح خدا کا یہ کہنا کہ قسم ہے چاند کی جب وہ سورج کی پیروی کرے - اسکے مرادی معنے یہ ہیں - کہ چاند اپنی خاصیت کے ساتھ کہ وہ سورج سے بطور استفادہ نور حاصل کرتا ہے - نفس انسان کے موجود بالذات اور قایم بالذات ہونے کے شاہد حال ہے - کیونکہ جسطرح چاند سورج سے اکتساب نور کرتا ہے - اسی طرح نفس

KHILAFAT LIBRARY

انسان کا جو مستہ اور طالب حق ہے۔ ایک دوسرے انسان کامل کی پیروی کرکے اس کے نور میں سے لے لیتا ہے۔ اور اس کے بالمثل فیض سے فیضیاب ہوجاتا ہے۔ بلکہ چاند سے بڑھ کر استفادہ نور کرتا ہے۔ کیونکہ چاند تو نور حاصل کرکے پھر چھوڑ بھی دیتا ہے۔ مگر یہ کبھی نہیں چھوڑتا۔ پس جبکہ استفادہ نور میں یہ چاند کا شریک غالب ہے۔ اور دوسری تمام صفات اور خواص چاند کے اپنے اندر رکھتا ہے۔ تو پھر کیا وجہ کہ چاند کو تو موجود بالذات اور قائم بالذات مانا جائے۔ مگر نفس انسان کے مستقل طور پر موجود ہونے سے بکلی انکار کر دیا جائے ؛

غرض اسی طرح خدا تعالےٰ نے ان تمام چیزوں کو جنکا ذکر نفس انسان کے پہلے قسم کھا کر کیا گیا ہے۔ اپنے خواص کے رُو سے شواہد اور ناطق گواہ قرار دیکر اثبات کی طرف توجہ دلائی ہے کہ نفس انسان واقعی طور پر موجود ہے اور اسی طرح ہر ایک جگہ جو قرآن شریف میں جن جن چیزوں کی قسمیں کھائی ہیں۔ ان قسموں سے ہر جگہ یہی مدعا اور مقصد ہے۔ کہ تا امر بدیہہ کو اسرار مخفیہ کیلئے جو انکے ہمرنگ ہیں بطور شواہد کے پیش کیا جاوے ؛

۱۷ ستمبر کو سکھ صاحبان سے نواں شہر (ضلع جالندھر) میں مباحثہ

چند دن ہوئے بھائی مہاں سنگھ صاحب ساکن موضع ہانسروں متصل نواں شہر نے ایک نوٹس ۱۹ اگست ۱۹۱۶ء کے پتھ سیوک میں چھپوایا۔ جو درج ذیل کیا جاتا ہے ؛

"شریمان محمد یوسف خان صاحب سابق سردار سنگھ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ آپ ۱۶ اگست ۱۹۱۶ء کو بروز بدھ گاؤں ہانسروں تحصیل نواں شہر میں تشریف لاویں۔ اور صبح سے شام تک مباحثہ ہوتا رہیگا۔ اسلئے آپ ۱۵ اگست کو ضرور ہی تشریف لاویں۔ تاکہ ۱۶ اگست کا تمام دن بحث ہوتی رہے۔ یہ جواب یہ ہوگا۔ کہ شری گورو نانک دیو جی مسلمان نہیں تھے" ؛

پھر اسی پر اکتفا نہیں ہے۔ مجھے ایک ۱۷ اگست کو بھائی مہاں سنگھ اوورسیر ہدوی غلام احمد صاحب کریام کی طرف سے رجسٹری پہونچی جسمیں یہ درج تھا۔ "آج مورخہ ۳ اگست ۱۹۱۶ء باہمی سردار مہاں سنگھ ساکن ہانسروں اور غلام احمد سکرٹری انجمن احمدیہ کریام گفتگو ہوئی۔ بابت تاریخ جلسہ ۱۶ اگست ۱۹۱۶ء سردار صاحب نے کہا۔ کہ میں نے ایک چٹھی نمبر ۹۷ مورخہ ۲۸ جولائی ۱۶ء کو بخدمت جناب ماسٹر محمد یوسف صاحب کو تحریر کی تھی۔ مگر انھوں نے اسکا کوئی جواب نہیں دیا۔ میں نے کہا۔ کہ شاید پہنچی نہ ہو۔ ضروری ہے کہ تاریخ جلسہ مقرر کرنے سے پہلے جناب ماسٹر صاحب سے فیصلہ کرکے تاریخ مقرر کی جائے۔

سو جناب کی خدمت میں عرض ہے۔ کہ اگر آپ ۱۶ اگست کو تشریف لے آویں۔ تو بہتر ورنہ کسی اور تاریخ کو مقرر کرکے اطلاع دی جائے۔ تاکہ سکھ صاحبان اپنے اخبار میں اعلان کردیں۔ اور اپنے دوستوں کو بلا سکیں۔ اس واسطے ضروری ہے۔ کہ آپ اگر ۱۶ اگست کو آسکیں تو بھی۔ ورنہ تاریخ مقرر کرکے اطلاع دیں۔ جو تاریخ نئی مقرر ہو پندرہ روز پیشتر اسکی اطلاع کیجاوے"۔ خاکسار غلام احمد از کریام۔ مہاں سنگھ پنشنر ہانسروں۔

اسکے علاوہ حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں بھی ایک الگ خط لکھا گیا۔ جو جوں کا توں درج ذیل ہے۔

"جناب خلیفۃ المسیح صاحب ست سری اکال۔ مورخہ ۲۱ مارچ ۱۶ء کو ماسٹر محمد یوسف صاحب ایڈیٹر اخبار نور موضع کریام تحصیل نواں شہر تشریف لائے تھے۔ دوستانہ گفتگو ہوئی تھی۔ جن سے ہم نہایت خوش ہوئے۔ اب ہم نے کسی ایک تاریخ پر سری گورو گرنتھ صاحب کا بھوگ پانا چاہا ہے۔ آپکی خدمت میں مودبانہ عرض ہے کہ ایسے شبھ (مبارک) موقعہ کو رونق افروز کرنے کیلئے ماسٹر محمد یوسف صاحب ایڈیٹر اخبار نور کو اجازت دیں۔ تاکہ کچھ تبادلہ خیالات کیا جاوے۔ جب آپکی اجازت ہوجاویگی۔ تو پھر آپکے جواب آنیپر جلسہ کی تاریخ مقرر کی جاویگی۔ ماسٹر محمد یوسف صاحب کیخدمت میں بھی ایک خط رجسٹری روانہ کیا گیا ہے"۔

(سردار مہاں سنگھ صاحب پنشنر موضع ہانسروں ضلع جالندھر)

سردار صاحب کی خاطر مباحثہ منظور ہے۔ مباحثہ کو باقاعدہ اور باامن بنانیکے لئے حسب ذیل شرائط قبل از مباحثہ طے ہونی ضروری ہیں۔ اسلئے یہ شرائط ۲۲ اگست کو بغرض تصفیہ بذریعہ رجسٹری ۱۹ روز ہوئے سردار صاحب کی خدمت میں بھیجی گئیں۔

۱۔ مباحثہ نواں شہر میں ہو۔ اور ہر قسم کے انتظام کے ہر دو فریق بحصہ مساوی ذمہ دار ہونگے۔ (۲) ستمبر کی ۱۰ تاریخ بروز اتوار مباحثہ ہوگا۔ تاکہ تعطیلات کی وجہ سے اہل دفاتر بھی شامل ہوسکیں۔

(۳) سکھوں کی طرف سے مناظرہ کے لئے سردار مہاں سنگھ صاحب اپنے آپکو پیش کرتے ہیں۔ اور مسلمانوں کی طرف سے خاکسار ہوگا۔

(۴) ہر مناظر کا ایک ایک معاون ہوگا (۵) مناظرہ تحریری ہوگا۔ یعنے مناظرہ کرنیوالا مقررہ وقت میں اپنے پرچہ لکھ کر کھڑے ہوکر حاضرین کو سنا دیگے۔ (۶) پرچہ خود مناظر لکھیگا۔ (۷) ہر پرچہ مباحثہ کے وقت لکھا جائیگا۔ گھر سے لکھ کر لانے کی اجازت نہوگی

(۸) ڈیڑھ گھنٹہ پرچہ لکھنے کے لئے ہوگا۔ اور آدھ گھنٹہ پرچہ سنانے کیلئے۔ چونکہ باوا صاحب کے مسلمان ہونیکے مدعی ہم ہیں۔ اس لئے طریق مباحثہ یہ ہوگا۔ کہ ۲½ بجے صبح خاکسار اپنے دعوے کے اثبات میں پرچہ لکھنا شروع کریگا۔ اور آٹھ بجے تک مکمل کریگا۔ ۸½ بجے تک مجلس کو سنا کر سردار صاحب کو اپنا پرچہ جواب لکھنے کے لئے دیدیگا۔ اور سردار صاحب کو دس بجے تک جواب لکھنے کی اجازت ہوگی۔ دس بجے کے بعد سردار صاحب اپنا پرچہ ۱½ بجے تک اہل مجلس کو سنا کر جواب الجواب کے لئے وہ ہمارے حوالے کردینگے۔ اور ½ ۱۰ بجے سے خاکسار جواب الجواب تحریر کرنا شروع کریگا۔ اور ۱۲ بجے تک لکھ کر ختم کریگا۔ اور لکھنے کے بعد ½ ۲ بجے تک وہ پرچہ مجلس کو سنایا جائیگا۔ اسپر مباحثہ ختم ہوجاویگا۔

ہر فریق کی طرف سے انتظام مجلس اور شرائط مقررکردہ کے نفاذ اور انکے خلاف ورزی کے انسداد کے لئے ایک ایک پریزیڈنٹ ہوگا۔ جسے ہر فریق اپنی مرضی سے مقرر کریگا۔ لیکن درصورت اختلاف ہر دو پریزیڈنٹان ایک تیسرا پریزیڈنٹ عیسائی یا آریہ ہوگا۔ اور فریقین کی رضامندی سے ہوگا ؛ جو مناظر کسی شرط کی خلاف ورزی کریگا یا اپنی تحریر میں کوئی بے جا حملہ کریگا۔ یا مقررکردہ بحث کے علاوہ کسی اور بات پر گفتگو کریگا۔ یا اور کوئی ایسی حرکت کرے گا۔ جو خلاف آداب مناظرہ ہو۔ اسے پریزیڈنٹ روک سکتا ہے۔ اور پریزیڈنٹ کے روکنے پر اُسے رک جانا پڑیگا۔ ہاں اگر اسکا اپنا پریزیڈنٹ روکنے کو ناجائز سمجھے۔ اور اسطرح فریقین کے پریزیڈنٹوں میں اختلاف ہو۔ تو تیسرے پریزیڈنٹ کا فیصلہ ناطق ہوگا۔ اور جو وقت اس اختلاف کے تصفیہ کے لئے خرچ ہوگا۔ وہ اصل وقت میں محسوب ہوگا۔

ہر پرچہ جب لکھا جاچکے۔ تو فریقین اور تینوں پریزیڈنٹوں کے دستخطوں کے بعد جواب کے لئے فریق ثانی کو دیا جائیگا ؛

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

اخبار نور

قادیان۔ دارالامان مورخہ ۱۷۔ اگست ۱۹۱۶ء

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کلمات طیبات

فرمایا۔ جو کسی کی گم شدہ چیز کو پا کر اپنے گھر لا دے۔ وہ گمراہ ہے۔ اور اگر وہ چیز لوگوں کو شناخت کرا دے۔ اور کہے جس کی ہو لیجاوے۔ تو مضائقہ نہیں ؛

فرمایا۔ کوئی کھانا اپنے قوت بازو سے بہتر نہیں۔

فرمایا۔ مزدور کی مزدوری اُس کے پسینہ سوکھنے سے پہلے دیدو ؛

فرمایا۔ کاریگروں کی مدد کرو۔ یا جو صنعت نہ جانتا ہو اسکو سکھلاؤ ؛

حضرت انس رضی اللہ فرماتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے پیراہن کا پیوند آپ لگا لیتے تھے اپنے گھر کا کام کاج آپ کرتے تھے۔ اپنے جانوروں کا دودھ آپ دوہتے تھے۔ اور اپنی خدمت آپ کرتے تھے۔

فرمایا۔ مالدار کو اور جو قوت بازو سے کما سکتا ہے اس کو خیرات مانگنا اور لینا جائز نہیں ؛

فرمایا۔ جو شخص رسّی لیکر جنگل سے لکڑیوں کا بوجھ باندھ کر اپنی پشت پر لاد کر شہر میں بیچے۔ اور اپنی آبرو سے اپنی گذر کرے۔ یہ کام اُس سے بہتر ہے۔ کہ لوگوں سے مانگتا پھرے ؛

فرمایا۔ جو خدا کی پناہ چاہے۔ اُسے پناہ دو۔ جو خیرات مانگے۔ اُسے خیرات دو۔ جو دعوت کرے قبول کرو۔ جو تم پر احسان کرے۔ اسکا نیک بدلہ دو۔ اور اگر ایسا موقعہ نہ ملے۔ تو اُس کے لئے خدا سے یہاں تک دعا کرو۔ کہ تمہارا دل گواہی دے۔ کہ ہم نے دعا میں اس کا عوض دیدیا ؛

فرمایا۔ دنیا میں مسافر کی مانند رہو۔ جو راستہ چل رہا ہو۔

فرمایا۔ زندگی بے اعتبار ہے۔ شام کو صبح کی اور صبح کو شام کی امید نہیں۔ تندرستی میں بیماری کے لئے اور زندگی میں آخرت کے لئے سامان کرو۔

فرمایا۔ موت کو زیادہ یاد کرو۔ جو تمام لذتوں کو مٹا دیتی ہے ؛

فرمایا۔ کامل حیادار وہ ہے۔ جو دماغ کو بُرے خیالات سے اور پیٹ کو حرام لقمہ سے بچا دے۔ اور موت کو اور جسم کے خاک ہو جانے کو نہ بھولے۔ اور جو شخص آخرت کا خواستگار ہو۔ وہ دنیاوی آرائش و نمائش کو چھوڑ دے ؛

فرمایا۔ جو خدا کو یاد کرتا ہے۔ وہ مثل زندہ کے ہے اور جو خدا کو یاد نہیں کرتا۔ وہ مانند مردہ کے ہے ؛

فرمایا۔ جسم میں ایک بوٹی ہے۔ جب وہ سنورتی ہے تو تمام جسم سنور جاتا ہے۔ اور جب وہ بگڑتی ہے تو تمام بدن بگڑ جاتا ہے۔ یاد رکھو وہ بوٹی دل ہے۔

فرمایا۔ یا اللہ ہمارے ظاہر کی بہ نسبت ہمارے باطن کو بہتر و درست بنا ؛

فرمایا۔ چار چیزیں جس کو مل جائیں۔ اُس کو دنیا و آخرت کی خوبیاں مل گئیں۔ (۱) شکر کرنے والا دل۔ (۲) خدا کا ذکر کرنے والی زبان۔ (۳) باؤں پر صبر کرنے والا بدن۔ (۴) اپنے نفس میں اور خاوند کے مال میں خیانت کرنے والی بی بی ؛

فرمایا۔ سادہ پن سے عاریہ نہ کرنا۔ مومن کی علامت ہے۔

فرمایا۔ جو دنیا میں ریشمی کا لباس نہ پہنے گا۔ خدا اس کو آخرت میں دولت کا لباس پہنا دے گا۔

فرمایا۔ جو باوجود مقدرت کے خوبصورت لباس ترک کرے گا۔ خدا اس کو خلعت بزرگی عنایت فرمائیگا

فرمایا۔ خدا پسند کرتا ہے۔ کہ بندوں پر اپنی نعمتوں کا اثر پا دے ؛

فرمایا۔ کھاؤ۔ پیو اور خیرات کرو۔ اور پہنو۔ اوڑھو۔ جہاں تک کہ فضول خرچی اور غرور نہ ہو۔

فرمایا۔ رسول اکرم روحی فداہ نے چمکدار ریشمی اور کشم کے رنگ کے کپڑے پہننے سے منع فرمایا ہے؛

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایک شخص عمدہ قیمتی چادر اوڑھ کر اتراتا ہوا چلا کرتا تھا جس سے غرور ٹپکتا تھا۔ اسی وجہ سے وہ بردبار ہوا۔

فرمایا۔ یاد رکھو۔ سوائے خدا کے سب چیزیں فنا ہونے والی ہیں ؛

فرمایا۔ بد آدمی کی صحبت سے تنہائی بہتر ہے اور نیک صحبت تنہائی سے بہتر ہے۔ اور نیکی سکھلانا چپ رہنے سے بہتر ہے۔ اور بُرائی سکھلانے سے چپ رہنا بہتر ہے۔

فرمایا۔ زیادہ ہنسنے سے بچو۔ اس لئے کہ زیادہ ہنسنے سے دل مرتا ہے۔ اور چہرہ بے رونق ہو جاتا ہے ؛

فرمایا۔ خدا سے ڈرتے رہو۔ خواہ تم کسی جگہ رہو۔

فرمایا۔ جو شخص فروتنی اور تواضع کرتا ہے۔ خدا اس کو عزت دیتا ہے۔ اگرچہ وہ اپنے کو ذلیل سمجھتا ہے۔ مگر لوگ اس کو عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ اور جو تکبر کرتا ہے۔ خدا اس کو ذلیل کرتا ہے۔ اگرچہ وہ خود کو بڑا سمجھتا ہے لیکن لوگ اس کو سؤر و کتے سے ذلیل و حقیر جانتے ہیں ؛

KHILAFAT LIBRARY

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کے کلمات طیبات

آپ اُستاد سے مکتب میں قرآن شریف پڑھتے تھے جب اس آیت پر پہنچے۔ ان اشکرلی ولوالدیک یعنی شکر کرو۔ میرا اور اپنے ماں باپ کا۔ تو آپکو سخت ہیبت پیدا ہوئی۔ اُستاد سے رخصت لیکر اپنی والدہ ماجدہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور عرض کی۔ کہ خداوند کا حکم ہے۔ کہ میرا شکر کرو اور والدین کا۔ میں ڈرتا ہوں کہ میرے جیسا کمزور غلام دو آقاؤں کی خدمت کیونکر انجام دے سکے گا۔ آپ یا تو خدا سے مجھے مانگ لیں۔ تاکہ میں آپکی خدمت بخوبی کر سکوں۔ اور یا اپنے حقوق مجھے معاف کر دیں۔ تا بفراغ خاطر اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مشغول ہو جاؤں۔ والدہ ماجدہ نے آپ کو گلے لگا لیا

اور فرمایا - کہ بیٹا ہم نے اپنی خدمت کے حقوق تمہیں بخش دئے - جاؤ - اور خدا کی عبادت میں ثابت قدم رہو - والدہ سے اجازت لیکر آپ تیس سال تک ملک شام وغیرہ میں مختلف ریاضتوں اور مجاہدوں میں مصروف رہے - ازاں بعد بارادہ حج روانہ ہوئے - رستے میں آپ چند قدم چلتے اور جانماز بچھا کر دو رکعت نماز ادا کرتے - اور فرماتے - کہ یہ آستانہ رب العزت ہے یہاں ادب کے ساتھ حاضر ہونا چاہیئے - آخر ۱۲ سال میں کعبہ شریف پہنچے -

واضح رہے - کہ یہ حج آپ کا تیسرا حج تھا - حج اور مدینہ منورہ کی زیارت سے فارغ ہو کر آپنے والدہ ماجدہ کی زیارت کے واسطے بسطام کی طرف مراجعت فرمائی - پھر بسطام میں ہی قیام فرمایا ؛

فرمایا کرتے تھے - کہ ایک رات حضرت والدہ ماجدہ نے مجھ سے پانی طلب فرمایا - میں پانی کے واسطے کوزہ کی طرف دوڑا - وہ خالی نکلا - ٹھلیا دیکھی - اُس میں بھی پانی نہیں تھا - میں دوڑ کر نہر پر پانی لانے گیا - واپس آیا - تو والدہ شریفہ سو گئی تھیں - سردی کا موسم تھا - میں پانی لیکر سرہانے کھڑا رہا - صبح کو والدہ شریفہ جب بیدار ہوئیں - اور مجھے کھڑا ہوا پایا - تو حال معلوم کر کے بہت خوش ہوئیں - اور میرے حق میں دعا فرمائی ؛

حضرت بایزید فرماتے تھے - کہ جو بات میں تیس سال سے ریاضتوں اور مجاہدوں میں ڈھونڈتا تھا - اور نصیب نہ ہوتی تھی - وہ والدہ کی ایک رات کی خدمت میں مجھے مل گئی - فرماتے تھے - کہ افسوس! جو کام مینے سب سے پیچھے ڈال رکھا تھا - وہ سب سے پہلے کرنا چاہیئے تھا -
(رضائے مادر)

آپ ہمیشہ علم کی محبت اور شریعت کی تعظیم میں کوشش فرماتے - ایک دن آپ کو لوگوں نے اطلاع دی - کہ فلاں شہر میں ایک مرد خدا ہے - دور دور سے لوگ اُس کی خدمت میں حاضر ہو کر فیض حاصل کرتے ہیں - آپ کو اُس کی ملاقات کا شوق ہوا - تشریف لے گئے - اتفاقاً اُس شخص نے زمین پر تھوکا - اور اُس کا منہ قبلہ کی طرف تھا - آپ فوراً واپس چلے آئے - اور فرمایا - کہ اگر یہ شخص طریقت میں ثابت قدم ہوتا - تو شریعت کی مخالفت ہرگز نہ کرتا - (یعنے قبلہ کی طرف منہ کر کے نہ تھوکتا) ؛

مسجد آپ کے گھر سے چالیس قدم کے فاصلہ پر تھی آپنے مسجد کی تعظیم کے لحاظ سے عمر بھر میں کبھی مسجد اور گھر کی درمیانی زمین پر لب نہ پھینکی ؛

کسر نفسی کا یہ عالم تھا - کہ جب نماز کے واسطے مسجد میں جاتے - تو دروازہ مسجد پر ٹھہر جاتے - اور آبدیدہ ہو کر فرماتے - میں ناپاک ہوں - ڈرتا ہوں - کہ مسجد میں داخل ہوں گا - تو مسجد کو ناپاک کر دونگا ؛

خریداران خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں - (منیجر)

قرآن شریف کا انگریزی ترجمہ

اللہ تعالےٰ بہت بہت فضل و کرم فرمائے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی پر جن کے سامی جمیلہ سے قرآن شریف کے پہلے پارہ کا انگریزی ترجمہ کمال خوبی و حسن سے چھپکر شائع ہوا - اگر میں یہ کہوں کہ دنیا میں اپنی قسم کا یہ سب سے پہلا قرآن مجید کا انگریزی ترجمہ ہے - تو یہ مبالغہ نہ ہوگا - اوّل متن متن ایسی خوبصورتی اور حسن دلاویزی کو لئے ہوئے ہے - کہ خدا کی کلام کے پیارے حروف کو بوسہ دیکر بے ساختہ سر آنکھوں پر رکھنے کو دل چاہتا ہے - اس کے نیچے متن انگریزی حروف میں تاکہ یورپین احباب بھی زبان عربی سے مستفیض ہو سکیں نیچے بامحاورہ لفظی ترجمہ اور پھر تشریح - اور تشریح میں وہ معرفت کا سمندر بہایا گیا ہے - کہ یقیناً اس صحیفہ مبارک کا ایک ایک نکتہ معرفت دین و دنیا کے حسنات کے لئے کافی و وافی ہے - اور اس کے ایک ایک نکتہ پر دنیا کے تمام خزانے قربان - میں دلی وثوق سے یہ کہتا ہوں - کہ انگریزی زبان میں کبھی کوئی کتاب اس سے بہتر خریدنے پڑھنے اور کہنے کے لائق نہیں چھپی - ان خوبیوں کے باوجود بنیت ہدیہ قسم اعلیٰ ۵ روپے - قسم ادنےٰ عہ روپے - ملنے کا پتہ - دفتر ترقی اسلام قادیان ضلع گورداسپور ؛

KHILAFAT LIBRARY

"صادق"

مفتی صاحب مکرم کی لیاقت مسلمہ ہے اور خصوصاً مسیحی مذہب پر جسقدر عبور آپکو حاصل ہے - اسکی نظیر ملنی مشکل ہے - اب آپ نے ایک ماہواری رسالہ کا اجراء فرمایا ہے - جو خصوصیت سے مذہب عیسائی کے لئے وقف ہے - پہلا پرچہ نکل آیا ہے - جو تمام کا تمام جیسا کہ میں عرض کر چکا ہوں عیسائی مذہب کی گہری واقفیت اور معلومات سے پُر ہے - احباب و کرام کو حضرت مفتی صاحب کی وسیع معلومات سے ضرور فائدہ اٹھانا چاہیئے - اور اس گراں قدر رسالہ کو خرید کر اس بیش بہا خزانہ سے مستفیض ہونا چاہیئے - جو یقیناً سوائے "صادق" کے اور کسی پرچہ میں نہیں ملے گا - قیمت صرف عہ روپیہ ملنے کا پتہ - مفتی محمد صادق صاحب ایڈیٹر رسالہ صادق قادیان

سود در سود کا جال

ہائی کورٹ صوبہ بہار نے ایک مقدمہ دیوانی کا فیصلہ کیا ہے - جس میں سود در سود کے وسیع جال کا فوٹو پیش کیا گیا ہے - اس مقدمہ کے حالات اسطرح پر ہیں - کہ ایک شخص نے ایک ساہوکار سے ۱۳۷۵ روپے بطور قرض لئے - اور دو سال کے بعد ۱۷۰۰ روپیہ ادا کرنے کے بعد بھی ۸۵۶ روپیہ اس کے ذمہ میں رہا ہے - بقایا رقم نے پھر بڑھنا شروع کیا - اور سود در سود کا جال پھیلنے لگا - چند سال کے بعد یہ روپیہ ۱۵ ہزار کی تعداد تک پہنچ گیا - اور قرضخواہ کو وصولی رقم کے لئے مقدمہ دائر کرنا پڑا - ہائیکورٹ میں جب یہ معاملہ پہنچا - اور فاضل جج کو اصل حالات معلوم ہوئے - تو انہوں نے مدعی کا دعوےٰ خارج کر دیا - اور غریب مقروض سود در سود کے لامتناہی جال سے بچ گیا ؛

KHILAFAT LIBRARY

شذرات

سناتن مذہب میں گورو ڈم اور ایڈیٹر سناتن دہرم پرچارک کا تعجب

پنڈت رلیا رام ایڈیٹر سناتن دہرم پرچارک اپنے نئے رسالہ "پریم" میں لکھتے ہیں۔ "کہ سناتن دہرمیوں میں گورو ڈم کے آجانے سے مجھے بہت تعجب ہوا"۔ اس میں تعجب کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ جس جگہ مورتیوں کو خدا سمجھ کر پوجا جاتا ہو۔ اگر کسی نے بولتی ہوئی مورت یا زندہ انسان کو خدا سمجھ لیا۔ تو اس میں کونسی تعجب کی بات ہے۔ ہاں اگر گورو ڈم سے نجات حاصل کرنا چاہتے ہو۔ تو اس کی ایک ہی راہ ہے کہ تمام ادنے ہستیوں سے منہ پھیر کر ایک ہستی باری تعالےٰ پر ایمان لایا جائے۔ اور وہ سوائے اسلام کے اور کہیں میسر نہیں آئے گی۔ جسکا ماٹو یہ ہے۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ خدا ایڈیٹر سناتن دہرم پرچارک کو اس ماٹو پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرماوے ۔

سوامی دیانند کے نزدیک انسان خدا بن سکتا ہے

ایڈیٹر "شانتی" راولپنڈی اپنے ۲۹ مئی کے اشوین لکھتے ہیں۔ کہ سوامی دیانند صاحب نے ستیارتھ پرکاش میں لکھا ہے۔ کہ "جب جیو (مراد انسان) اپنے افعال فطرت اور اعمال کو برہم (ایشور) کے افعال اور اعمال اور فطرت کے مطابق بنا لیتا ہے۔ تو اس وقت "یکتائی" کے لفظ کو اپنی زبان پر لا سکتا ہے"۔ اب سوال یہ ہے۔ کہ ایسا آدمی جس نے اپنے افعال اور اعمال کو عین ایشور کی فطرت کے مطابق بنا لئے۔ اور مخلوق نے خالق کے ہم رنگ ہو کر اپنے آپ کو خالق اور برہم بھی کہدیا۔ تو اب سوال یہ ہے۔ کہ ایسا "برہم" دائمی نجات کا حقدار ہوگا یا نہیں۔ اگر کہو نہیں۔ تو میرا حق تملی۔ اگر کہو ہے تو آج ایک برہم بنکر دائمی نجات میں گیا۔ کل دوسرا۔ ایک دن ایسا آئے۔ کہ ایک روح بھی سرو شکتیمان کے ہاتھ میں نہ رہے۔ اور دنیا کا کاروبار بند ہو جائے۔ امید کہ رسالہ جیون

آریہ سماجی ایک اصول پر بھی عمل نہیں کرتے۔

ایڈیٹر "شانتی" راولپنڈی آگے چلکر لکھتے ہیں۔ کہ کم از کم آریہ سماج اتنا تو کرے۔ کہ اپنے بانی رشی دیانند کے ایک ہی اصول کی پیروی کرے۔ اگر سارے اصولوں پر عمل نہیں ہو سکتا۔ تو نہ سہی۔ کم از کم کسی ایک اصول پر ہی کاربند ہو جائے" ۔

بقول مسٹر موہن ایڈیٹر شانتی جب آریہ سماجی دوست ایک اصول پر بھی عمل نہیں کر سکتے۔ تو وہ دوسروں کو آریہ ہونے کی کسطرح دعوت دے سکتے ہیں۔ اُمید کہ کوئی آریہ دوست بعد از غور اس کا جواب دیگا ۔

آریہ سماج کے لیڈر ویدوں کو نہیں جانتے۔

یہی صاحب آگے چلکر لکھتے ہیں۔ کہ "جب ایسے ذمہ لیڈر جو سنسکرت اور وید دل سے آشنا ہوتے ہیں جیسا کہ ایک مسلمان لڑکا دیوں سے۔ وید پرچار کے لئے اپیل کرتے ہیں۔ تو بتاؤ۔ ان کی اپیل کا اثر کیا ہوگا"۔

بے شک ایڈیٹر شانتی نے یہ ٹھیک کہا ہے۔ مگر اسمیں بے چارے آریہ دوستوں کا کیا قصور۔ کیونکہ سنسکرت اور وید ایسے عام فہم نہیں ہیں۔ یا یوں کہنا چاہیئے۔ کہ اُسے کوئی پڑھ ہی نہیں سکتا۔ اگر پڑھے تو سمجھ نہیں سکتا۔ اگر کوئی اکا دکا سناتنی پنڈت کسی وید منتر کا ارتھ کرنے کی جرأت کرے۔ تو آریہ پنڈت اُس کے تراجم سے کلیتاً اتفاق نہیں کرتا۔ اگر پرماتما کا منشاء لوگوں کو ویدوں کے ذریعہ نجات دلانا ہوتا۔ تو بے شک وہ ایسے ہی آسان ہوتے۔ کہ ہر ایک انسان آسانی سے پڑھ سکتا۔ مگر دوسری طرف آیئے۔ قرآن مجید کی طرف آپ کو اس وقت بھی قرآن مجید کے لاکھوں حافظ ملیں گے۔ تمام دنیا کا چپہ چپہ تلاش کرو۔ وید مقدس کا کوئی حافظ آپ کو نظر نہیں آئیگا۔ اب سمجھ لو کہ ہر دو میں سے کونسی تعلیم سہل العمل ہے

رُوح کے خواص

ایڈیٹر "جیون" اپنے جولائی کے پرچہ میں روح کے خواص حسب ذیل لکھتے ہیں۔ "کہ خواہش۔ حسد۔ دکھ۔ سکھ۔ یہ روح کی تعریف ہے"۔ بہت بہتر صاحب۔ اگر حسد اور دکھ اٹھانا روح کا ذاتی خاصہ ہے۔ تو خواہ لاکھ کیا بلکہ کروڑ ہا جتن کئے جائیں۔ روح حسد اور دکھ میں ضرور مبتلا ہو گی۔ جسطرح آگ کا گن اور خاصہ گرمی دینا ہے خواہ لاکھ اُپاؤ کرو۔ آگ گرمی ضرور دیگی۔ اسطرح خواہ کروڑوں سامان کرو۔ روح حسد اور دکھ ضرور اٹھائے گی۔ تو دیں حال ہمارے آریہ دوستوں کا یہ کہنا کہ سندھیا بتری وغیرہ کرو۔ تاکہ روح سکھ حاصل کرے۔ یہ ایسا ہی اپدیش ہے۔ جسطرح یہ کہا جاوے۔ کہ آگ کو پنکھا کرو۔ تاکہ اس کی گرمی دور ہو جاوے۔ کیونکہ جسطرح دنیا کی کوئی چیز آگ کی گرمی کو نہیں بدل سکتی۔ اسیطرح کوئی اپاؤ روح کے کسی ذاتی گن کو منتقل نہیں کر سکتا۔ امید کہ ایڈیٹر جیون اسکا مناسب جواب دیکر مشکور کرے گا ۔

سرکاری رپورٹ میں آریہ سماج کا ذکر۔

حال ہی میں گورنمنٹ ممالک متحدہ کی طرف سے جو ایڈمنسٹریشن رپورٹ بابت سنہ ۱۵-۱۹۱۴ء شائع ہوئی ہے۔ اس میں صفحہ ۷۲ پر پریس و لٹریچر کا ذکر کرتے ہوئے لکھا گیا ہے ۔

"آریہ سماج کی طرف سے متعدد کتب تعلیمی۔ سوشیل و مذہبی مضامین کے متعلق شائع ہوئی ہیں۔ جن میں اصلاح کے لئے کوشش کی گئی۔ لیکن ان کی (آریہ سماج کے) کتب مناظرہ میں درشت کلامی کرنے میں کوئی نمایاں کمی واقعہ نہیں ہوئی ہے۔ جس میں کہ شل سابق سچائی و معقولیت کا مطلق لحاظ نہیں رکھا گیا"۔

پھر اسی صفحہ میں چار قدم آگے چلکر عیسائیوں کے لٹریچر کی تعریف کرتے ہوئے آریہ سماج کا یوں ذکر کیا ..... گیا ہے۔ "باوجود آریوں کی اشتعال دہی کے عیسائی لٹریچر اعتدال اور زبان کی مناسبت کے لحاظ سے خاص طور پر ممتاز ہو گیا ہے"۔ پھر اس سے آگے چلکر اسی صفحہ پر تیسری جگہ یوں آریہ سماج کا ذکر آیا ہے۔

KHILAFAT LIBRARY

"دوسری کتاب ہندوستان کی ہندی میں اپ ٹوڈیٹ تواریخ ہے۔ (یہ غالباً مہاشہ رام دیو کے بھارت درش کے اتہاس کا ذکر ہے۔) جو آریہ سماج کے نقطۂ خیال سے لکھی گئی ہے۔ لیکن اس میں غلط حب الوطنی و قومی مناقشت کی وجہ سے ایسا تماشا کیا گیا ہے۔ کہ جس نے اس کے تواریخی وصف کو بھی کھو دیا ہے" ؛

ضرورت ہے۔ کہ آریہ سماج اپنے کتب مناظرہ میں مناسب اصلاح کی طرف توجہ دے۔ کیونکہ سختی اور درشت کلامی سے کبھی وہ بات حاصل نہیں ہوتی جو نرمی اور محبت سے ؛

دونوں حق پر ہیں

معزز ہمعصر روزانہ پیسہ اخبار اپنے ۲۵ جولائی کے اشو میں لکھتا ہے۔ کہ ایک آزاد خیال صاحب نے "ادعائے باطل" کے عنوان سے اسلام پر بعض سخت الزام لگائے ہیں۔ جن میں سے ایک بطور نمونہ یہ ہے۔ کہ "اسلام اخوت کی بجائے عداوت باہمی کی بنیاد ڈالتا ہے"۔

یہ امر جناب مولوی محبوب عالم صاحب ایڈیٹر پیسہ اخبار کو نہایت ہی شاق گذرا ہے۔ اور واقعی ہے بھی درست کیونکہ اس نیلگوں آسمان کے نیچے صرف اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے۔ جو بنی نوع انسان کو مساوات دیتا ہے۔ اسلام کو یہ فخر اور بجا فخر حاصل ہے۔ کہ اگر آج ایک بھنگی بھی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہکر مسلمان ہوتا ہے۔ تو وہ ہمارے گوشت کا پوست ہے۔ اور وہ اسی قطار میں کھڑا ہو کر نماز پڑھ سکتا ہے جس قطار میں ایک مسلم شہنشاہ۔ دنیا میں کوئی طاقت اُسے یہ کہنے کی مجاز نہیں ہے۔ کہ تم خاکروب سے مسلمان ہو کر ایک شہنشاہ معظم کے پہلو بہ پہلو نماز کے لئے کیوں کھڑے ہو۔ بے شک حقیقی معنوں میں مساوات اور اخوت کا نمایاں اثر صرف اسلام میں ہی پاؤ گے۔ ہاں اگر بات ہے۔ تو یہ کہ ہندوستان میں آکر مسلمانوں نے بھی ساکنان ہند کی دیکھا دیکھی کرایہ کی شرافت خرید لی ہے۔ اور اب یہ بھی بھارت واسیوں کی طرح کسی کو اپنے برابر کا نہیں سمجھتے۔ اور یہ ناروا روش دن بدن مسلمانوں میں زیادہ پھیل رہی ہے۔ اور ایک دور اندیش اور اپنے پہلو میں اسلام کے لئے درد رکھنے والا یہ کہے بغیر نہیں رہ سکیگا۔ یہ روش یقیناً اشاعت اسلام کی ایک خطرناک دشمن ہے۔ اور اس روش کی موجودگی میں عیسائیوں اور آریوں کو اسلام کی مخالفت کرنے کی کچھ ضرورت نہیں ہے۔ اس لئے ہم کہہ سکتے ہیں۔ کہ صاحب ادعائے باطل اور معزز ہمعصر پیسہ اخبار ہر دو حق پر ہیں ؛

اس موقعہ سے ہندوستان نے کچھ فائدہ نہ اٹھایا۔

سال گذشتہ میں کلکتہ میں پونے بیالیس لاکھ روپے کی موٹر کاریں داخل ہوئی ہیں جنمیں سے ۱/۲ ۱۷ لاکھ روپے کی امریکہ نے بہم پہنچائی ہیں۔ اور اسی عرصہ میں ۱/۲ ۲۷ لاکھ کی دیا سلائیاں داخل ہوئی ہیں۔ جن میں سے ۳۱ لاکھ روپے کی اکیلے جاپان نے اور چھ لاکھ روپے کی سویڈن اور ناروے نے ملکر بہم پہنچائی ہیں۔ شاباش جاپان کو۔ مگر ہندوستان کو کیا کہیں جس نے دوران جنگ میں اپنی تجارت میں روپیہ بھر بھی ترقی نہیں کی۔ اب بھی وقت ہے۔ کہ دس دس بیس بیس روپے کی کھرکی کے شیدا ہندوستانی جاپان سے سبق سیکھ کر غیر ملکوں کے لئے نہیں اپنے ہی ملک کے لئے سامان ضرورت تیار کریں۔

(پیسہ)

بغیر تار کے ٹیلیفون کے ذریعہ بات چیت

امریکہ کے سررشتہ امیر البحری نے ۱/۲ ۲۱۰۰ میل کے فاصلہ سے بغیر تار کے ٹیلیفون کے ذریعہ بات چیت کرنے میں کامیابی حاصل کی ہے۔ باتیں بالکل صاف سنائی دیتی ہیں۔ امید کی جاتی ہے کہ لنڈن اور نیویارک کے مابین گفتگو کرنا ممکن ہو جائیگا تھوڑا عرصہ گذرا ہے۔ کہ روم کے باشندہ پروفیسر وانی نے روم اور طرابلس کے مابین چھ سو میل کے فاصلہ پر بے تار کے ٹیلیفون کے ذریعہ پیام رسانی کا تجربہ کیا تھا۔ سال گذشتہ میں برسلز کے ایک گویئے نے لاگ گایا۔ جو بے تار ٹیلیفون کے ذریعہ پیرس میں دو سو چھبیس میل کے فاصلہ پر صاف سنائی دیا۔ مسٹر مارکونی کہتے ہیں۔ کہ کوئی وجہ نہیں۔ کہ بغیر تار ٹیلیفون چار پانچ ہزار میل تک کامیاب نہ ہو سکے۔ اس میں کامیابی کے بعد ممکن ہو جائیگا۔ کہ جو تھیٹر لنڈن میں ہو۔ اسکا تمام گیت پیٹرو گراڈ نیو یارک اور طہران میں سنے جا سکیں۔ گویا کلکتہ میں جو گانا گایا جائے گا۔ وہ پیکن بمبئی مدراس اور کولمبو میں سنا جائیگا۔ غور کرو۔ فونوگراف۔ گراموفون بے تار کے ٹیلیفون وغیرہ ایجادات سے اس مسئلہ کی تصدیق و تائید ہوتی ہے۔ جو قرآن حکیم میں مذکور ہے۔ کہ قیامت کے دن انسان کے ہاتھ اور پاؤں اس کے برخلاف گواہی دیں گے۔ الیوم نختم علی افواھھم وتکلمنا ایدیھم وتشھد ارجلھم بما کانوا یکسبون۔ (پ ۲۳-س یس ع ۲/۳)

آج ہم ان کے منہوں پر مہریں لگا دیں گے۔ اور یہ بات نہیں کرنے پائیں گے۔ اور جیسی کرتوت یہ لوگ کر رہے تھے ان کے ہاتھ ہم کو بتا دیں گے۔ اور ان کے پاؤں بھی گواہی دیں گے۔ بلاشبہ اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ کہ جسطرح ہوا اور روشنی کی لہریں محفوظ کر لی جاتی ہیں۔ اسی طرح انسان کا اعضا و جوارح پر اس کے اعمال و افعال کا اثر مترتب ہوتا رہتا ہے چنانچہ دنیا میں بھی اس کا مشاہدہ ہوتا رہتا ہے ؛

ایک نئے ڈاکٹر دیوان کا مسلمان ہونا۔

اسکا اخبار میں آپ کسی دوسری جگہ پڑھیں گے کہ خدا کے فضل نے ایک نئے ڈاکٹر دیوان کو اسلام لانے کی توفیق بخشی۔ دل و جان سے دعا ہے۔ کہ مولائے کریم دیوان صاحب کو استقامت عطا فرمائے۔ آمین۔ سندھ میں تبلیغ اسلام کا میدان بہت وسیع ہے۔ وہاں کے لوگ خدا کے فضل سے اسلام لانے کے لئے آمادہ ہیں۔ چوہدری گلباز خان صاحب کے خط سے اپنے اندازہ لگایا ہوگا۔ کہ بہت سے ایسے ہندو ہیں جو صبح اٹھکر بجائے کسی گرنتھ وغیرہ کے قرآن کریم کی تلاوت کرتے ہیں۔ غرضیکہ ان لوگوں کو اسلام سے محبت ہے ضرورت ہے۔ کہ کوئی خدا کا شیر اس میدان کی طرف بڑھے اور شتگان کو آبحیات شیریں کام کرے۔ کسی ایسے آدمی کا کام نہیں ہے ہاں کسی انجمن کی اشد توجہ کی ضرورت ہے۔

KHILAFAT LIBRARY

قدامت وید

وید ہندوؤں کی اس مذہبی کتاب کا نام ہے جس کو وہ الہامی کہتے ہیں۔ اسکی نسبت عام ساتن دھرمیوں کا یہ عقیدہ ہے۔ کہ وہ برہما کے منہ سے نکلے۔ جسکا مطلب یہ ہے کہ وید کا علم صرف برہما ہی کو ہے۔ اور پھر اُس نے چاروں وید عام آدمیوں کو سکھلائے۔ اس جگہ یہ نہ سمجھنا چاہیئے۔ کہ وہ برہما کو خدا تصور کرتے ہیں۔ نہیں۔ بلکہ ایک دیوتا (یعنی نبی) مانتے ہیں۔ چنانچہ ہندوؤں کا مشہور و معروف مناظر لالہ اندرمن مراد آبادی اپنی کتاب آرتیہ پرکاش حصہ دوم صہ ۳۲ پر لکھتا ہے۔ کہ "وید معظم کو پرماتما نے سری برہما جی پر نازل کیا۔ اور انہیں کے ذریعہ ہم کو ملا"۔ کل متقدمین اور متاخرین کا یہی عقیدہ چلا آتا ہے۔ گو آجکل کئی فرقے ہندوؤں کے ہوئے۔ لیکن ویدوں کے متعلق ان کا یہی عقیدہ بدستور چلا آتا ہے۔ کہ وید برہما کی معرفت ملے۔ اسکے لئے دیکھو تواریخ جہاں نما صہ ۸۱ بغایت ۱۰ مطبوعہ ۱۸۶۷ء مطبع مرتضوی دہلی۔ جسمیں ہر پنتھ کے علماء کی مواہیر ثبت کرا کر تصدیق کی گئی ہے۔

ہندو سمارتکان مذہب ..... وید برہما کے منہ سے نکلے

نبگالی ..... وید برہما کے منہ سے نکلے

کبیر پنتھ ..... " " " "

داؤد پنتھ ..... " " " "

مومن پنتھ ..... " " " "

غرضکہ چرندا سی۔ راما سی سب کا اسپر اتفاق ہے۔ کہ وید برہما کے منہ سے نکلے۔ لیکن سوامی دیانند جی کا عقیدہ جمہوریت کے خلاف ہے۔ آپ اپنی کتاب رگوید آدی بھاشیہ بھومکا صہ ۱۲ پر لکھتے ہیں۔ کہ رگوید۔ یجروید۔ سام وید۔ اتھروَن وید۔ اگنی وایو۔ آدتیہ۔ انگرہ نامی رشیوں پر تبت کے ملک میں سرشٹی کی ابتداء میں نازل ہوئے۔ جسکا زمانہ ۱۹۶۰۸۵۲۹۷۷ سال ہوئے۔ خود سوامی جی اور ان کے بعد اُن کے سرگرم چیلوں سے اس انوکھے دعوی کی تائید میں کوئی دلیل نہ بن آئی۔ اور دلیل لاتے بھی تو کہاں سے ایسے دور دراز زمانہ میں کسی امر کا پتہ لگانے کے واسطے تواریخ کا ہونا ضرور ہے۔ مگر تواریخ ہندوستان میں عنقا صفت معدوم ہے۔ آریہ لوگ کہتے ہیں۔ کہ چونکہ سوامی دیانند جی علم سنسکرت سے پورے ماہر تھے۔ اسلئے انھوں نے جو کچھ لکھا ہے۔ وہ پوری تحقیق سے لکھا ہے کیونکہ بسبب سنسکرت کے عالم ہونے کے سنسکرت کتب میں جو ذخیرہ تواریخ کا ہے۔ انھوں نے بخوبی پڑھ لیا تھا۔ مگر یہ کوئی معقول دلیل نہیں کہی جا سکتی۔ سوامی دیانند جی علم تواریخ کے عالم نہ تھے۔ انہوں نے جہاں کہیں کچھ تواریخی واقعات کو تحریر کیا ہے۔ وہی غلط ہے ہم ذیل میں سوامی دیانند جی کی چند تواریخی غلطیاں پیش کرتے ہیں۔ جو کہ مشتے نمونہ از خروارے ہے۔

سوامی جی کی پہلی تاریخی غلطی

ناظرین کو یاد ہوگا کہ کولمبس باشندہ اٹلی ملازم شاہ ہسپانیہ نے ۱۴۹۳ء میں امریکہ دریافت کیا تھا۔ مگر سوامی جی کہتے ہیں۔ کہ انگلستان کے باشندہ کولمبس وغیرہ لوگ جب تک امریکہ نہیں گئے تب تک وہ ہزاروں۔ لاکھوں بلکہ کروڑوں برسوں سے جاہل یعنی علم سے بے بہرہ تھے۔ بعد میں یک بیک تربیت سے عالم ہو گئے۔ مستند ستیارتھ پرکاش صہ ۲۶۸

اب آریہ صاحبان خود ہی غور کریں اور سوچیں کہ سوامی جی علم تواریخ کے کیسے عالم ہیں۔ جسطرح کوئی یہ کہے۔ کہ ذوالقرنین اسکندر اُمت محمدیہ میں بڑا بادشاہ گذرا ہے۔ اُس نے اکبر بادشاہ سے یُدھ کیا تھا۔

اس سے اور کیا ظاہرہ غلطی مستند ستیارتھ پرکاش میں ہوگی۔ کہ کولمبس باشندہ اٹلی کو انگلستان کا باشندہ لکھ رہے ہیں۔ اس میں صرف یہی غلطی نہیں بلکہ اور بھی کئی تواریخی غلطیاں ہیں۔ گو اس جگہ اتنی گنجائش تو نہیں۔ لیکن کچھ اور بھی نقل کرتا ہوں تاکہ غور کرنیکا موقعہ ملے۔

آپ اسی ستیارتھ پرکاش صہ ۳۵۲ و صہ ۳۵۳ پر فرماتے ہیں کہ راجہ ارجن کی شادی پاتال کے راجہ کی بیٹی الوپی سے ہوئی۔ سری کرشن وارجن اشوتری میں بیٹھ کر پاتال (یعنی امریکہ) کو گئے۔ اور مہاراجہ یدھشٹر کے یجنہ میں اودالک رشی کو لے آئے تھے۔ ویاس جی معہ اپنے بیٹے شک کے پاتال یعنی امریکہ میں مقیم تھے۔ شک اچاریہ صاحب متھلا پوری میں اسطرح آیا۔ کہ ہمالیہ سے شمال مغرب اور شمال مشرق کی جانب جو خالک ہیں۔ ان کا نام برہما ورش تھا۔ (یعنی یورپ) ہیں آئے۔ پھر یہودیوں کے ملک میں آئے۔ پھر چین میں گئے۔ پھر ہمالیہ میں آئے اور پھر متھلا پوری یعنی ہند میں آئے۔

پھر لکھا ہے۔ کہ "ابتدائے آفرینش سے لے کر پانچہزار برس پہلے تک آریوں کا تمام روئے زمین پر راج تھا۔ مہابھارت کے جنگ تک آریوں کو عروج حاصل رہا۔ مستند ستیارتھ پرکاش صہ ۳۶۸۔

اب ناظرین خود ہی سوچیں۔ کہ ان دعووں میں کسقدر مبالغہ آمیزی سے کام لیا گیا ہے۔ اول تو کولمبس والا تاریخی سوامی جی کی تاریخ دانی کو ظاہر کر رہا ہے دوم یہ کہ مہابھارت کی لڑائی کے وقت جس میں یدھشٹر سری کرشن جی اور تمام دنیا کے لوگ شامل تھے اس کو ابھی چار ہزار برس بھی نہیں گذرے۔ مگر ساتھ ہی لکھتے ہیں۔ کہ کولمبس وغیرہ سے پہلے امریکہ والے ہزاروں لاکھوں کروڑوں سالوں سے بے علم تھے۔ لیکن ساتھ ہی دوسرے مقام پر آریوں کی مہذب حکومت کا روئے زمین پر محیط ہونے کا اقرار کر رہے ہیں۔ جس میں امریکہ بھی شامل ہے اب مقام غور ہے۔ کہ جب نزدیک کے زمانہ کے واقعات کے بیان کرنے میں اتنی غلطیاں ہیں۔ اگر وہ ارب کی تحقیق کا دعوے کرے۔ تو میں نہیں سمجھ سکتا۔ کہ دانشمندوں کے نزدیک کہاں تک قابل اعتبار ہو سکتا ہے۔

آریو! آپ بھی ذرا خیال کرو۔ کہ کہیں یہ لکھا ہے۔ کہ امریکہ کے لوگ شروع ہی سے وید سے علم حاصل کر کے عالم تھے۔ بلکہ بیاس تک ان کے عالم ہونیکا ثبوت موجود ہے۔ اور کہاں ان کو کروڑوں برسوں سے جاہل بتلانا۔ یہ وہ باتیں ہیں جنپر ہمارے آریہ دوستوں کو نہایت ہی ٹھنڈے دل سے غور کرنا چاہیئے۔ اور نیز سوامی دیانند صاحب کے ان تاریخی معلومات سے اس امر کا اندازہ لگانا چاہیئے۔ کہ وید کی قدامت کہاں تک صحیح ہے۔

(باقی آئندہ)

اصلی ممیرا اور ممیریکا سرمہ

اصلی ممیرا اور ممیریکا سرمہ کا اعلان عرصہ دراز سے شائع ہو رہا ہے۔ اس اثناء میں بہت سے لوگوں نے فائدہ اٹھایا ہے۔ یہ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نورالدین صاحب کا بتایا ہوا ہے آپنے اس سرمہ کے متعلق فرمایا کہ برائے امراض چشم بسیار مفید است۔ یہ سرمہ دھند جالا پھولا۔ پرداں۔ پیلی سرخی اور ابتدائی موتیا بند اور دیگر امراض چشم کے لئے بسیار مفید ہے۔ قیمت سرمہ اعلیٰ عمدہ قسم دوم ۸ رفی تولہ۔ اصلی ممیرا قیمت فی تولہ ۱۰ رترکیب استعمال۔ ممیرا پتھر پر رگڑ کر یا سرمہ کی طرح باریک پیس کر آنکھوں میں ڈالا جاوے۔ یہ سرمہ جبکی آنکھیں گرمی میں دکھتی ہوں۔ اسکے لئے مفید ہے ؛

سہت سلاجیت

محیط اعظم سے نقل کیا گیا ہے جبکی عبارت یہ ہے مقوی جمیع اعضاء نافع ضعف شہی طعام قاطع بلغم اور برائے دفع بواسیر وجذام واستسقاء زردی رنگ وتنگی نفس ودق وشنج خبث وفساد بلغم وقاتل کرم شکم مفتت سنگ گردہ ومثانہ وسلسل البول وسیلان منی وبیوست درد مفاصل وغیرہ وغیرہ کے لئے بہت مفید ہے۔ بقدر دانہ نخود صبح کے وقت دودھ کے ساتھ قسم اول عمدہ قسم دوم ۸ رفی تولہ ؛

کلاہ اور لنگیاں ہر قسم

ہر قسم کی لنگیاں۔ مشہدی۔ پشاوری۔ بادامی او سیاہ سفید ریشمی ماشی۔ سوتی ٹسری صافے اور پشاوری ٹوپیاں ہر قیمت کی مکتی ہیں۔

احمد نور کابلی۔ مہاجر۔ سوداگر قادیان

KHILAFAT LIBRARY

نئی ایجاد سیویوں کی مشین

پہلی مشینوں کی طرح ڈٹ نکالکر میدہ ڈالنا نہیں پڑتا۔ بلکہ اس کے میدہ دینے جاؤ اور ہینڈل پھیرتے جاؤ۔ ایک گھنٹہ کے اندر دو سیر میدہ کی سیویاں بن جاتی ہیں اور جوان سے بچہ تک بآسانی چلا سکتا ہے۔ بدیں خیال کہ امیر غریب سب ہماری ایجاد سے فائدہ اٹھائیں قیمت بھی بہت تھوڑی ہے۔

صرف ۱۰ عہ علاوہ محصولڈاک

وزن صرف ایک سیر۔ موٹی اور باریک دو چھلنیاں اور پرچی ترکیب ہمراہ ہوگی۔

تاجروں کے لئے خاص رعایت۔

خریدار اپنا پتہ صاف تحریر کریں ؛

مستری فضل کریم احمدی قادیان

ڈاکٹر ایس کے برمن کی بنائی ہوئی جلدی بیماری کی دوا ۱۰۳

یہ تیل کئی ایک مفید دیسی اور ولایتی اسپتال کی تجربہ کی ہوئی دواؤں سے بنایا گیا ہے۔ اس سے ہر اقسام کی جلدی بیماری یعنی چمڑے کا مرض مثلاً خارش کھجلی چھاجن ابرص وغیرہ رفع ہوتے ہیں۔ برص سے خراب ہوئے چمڑے میں یہ اچھا فائدہ دکھلاتا ہے۔ چمڑے کی بیماری سے اکثر خون میں بھی نقص آجاتا ہے۔ اس حالت میں تیل لگانے سے پورا نفع نہیں ملتا۔ اسوجہ سے تیل لگانے کے ساتھ ہی خون صاف کرنے والی دوا ایڈوڈانبرڈ لمسالہ بھی حسب ہدایت استعمال کرنا چاہیئے۔ قیمت فی شیشی ۸ محصولڈاک ایک سے چھ تک ۵ ر۔ سالہ قیمت عمدہ محصول ۶ ر

دارکامرہم ۱۰۴

ہر وقت کے کھجلانے سے آرام کرنا بہتر ہے دیکھئے جناب مہاراجہ صاحب ریاست شنکرپور ضلع بھاگلپور سے کیا لکھتے ہیں "یہ دوسرا موقعہ ہے۔ کہ آپکے دارکے مرہم نے جادو کا اثر دکھلایا جس سے میں نے ہر وقت کی پریشانی سے نجات پائی ۔ مشکور ہوں"۔

اسکے استعمال کرنے والے سبھی جناب مہاراجہ صاحب کی طرح مداح ہیں۔ کیونکہ دو ہی تین مرتبہ کے استعمال سے بغیر کسی تکلیف کے ایک دم اچھا کر دیتا ہے۔ قیمت فی ڈبیہ ۴ ر۔ محصولڈاک ایک سے ۶ تک ۵ ر

ادویات ہر جگہ دوکانداروں اور دوافروشوں سے لیجئے ورنہ کارخانہ سے طلب کیجئے۔

سچے کو ہمیشہ راحت ہے

طلائے زرین کا استعمال ہر طرح سے نافع ہے بہت سے لوگ اس سے مستفیض ہو چکے ہیں۔ یہ بیش بہا طلاء ہم آزمایشاً ایک شیشی صرف ۸ ر کو دیتے ہیں یہ معجون طلسمی اس کے استعمال سے ہر قسم کی کمزوری دور ہو کر اعلیٰ قوت پیدا ہوتی ہے۔ اور جسم توانا اور مضبوط ہو جاتا ہے قیمت فی بکس عہ ر طلاء طلسمی۔ یہ کمزوری دور کرنے کے لئے بے نظیر چیز ہے خواہ کسی ذریعہ سے ہو۔ اعصاب وغیرہ اس کے استعمال سے طاقتور ہو جاتے ہیں۔ قیمت فی شیشی عہ ر

سرمہ سلیمانی۔ اس کے استعمال سے دھند جالا پھولا ضعف بصارت موتیا بند وغیرہ دور ہو جاتا ہے قیمت فی تولہ ۸ ر

سنون دندان۔ دانتوں اور مسوڑوں کی بیماریوں کو رفع کرنے والا۔ دانتوں کو مثل گوہر آبدار بنانے والا۔ قیمت فی بکس ۴ ر

حکیم محمد حسین ولد سرفراز حسین مالک شفاخانہ احمدیہ

بلب گڈھ (دہلی)

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تارا چند دت اسٹریٹ کلکتہ

یا یوس انسان!

رنج و غم کو بھول۔ اٹھ
امرت دھارا میری طرح تیری
بھی آس کو پورا کریگی

جناب سید ابوالقاسم صاحب بھرت پور سے

تحریر فرماتے ہیں:۔ امرت دھارا نے مجھے جو فایدے دکھائے ہیں۔ انکی بدولت مجھے ایسی ہے کہ ایک دن کو بھی اس سچے رفیق سے جدائی پسند نہیں کرتا۔ .....
ایک یا دو ہفتہ سے جن لوگوں کو پیچش اور دست بند نہ ہوتے تھے۔ انکی دوا ہی خوراک سے بند ہو گئے۔ کھانسی پیٹ درد تھے۔ کان درد۔ کان کا پکنا۔ بچھو کا ڈنگ چوٹ۔ درد اندرونی و بیرونی ہر قسم۔ بواسیر۔ طحال۔ غرضیکہ جن امراض پر آزمایا مفید پایا۔ ایک شخص کو تکسیر جاری تھی۔ تین روز سے ڈاکٹری علاج تھا مگر بند نہ ہوتی تھی۔ اس کی ایک بوند نتھنوں میں ڈالنے سے دس منٹ میں بند ہو گئی۔ ایک حاملہ عورت کے سر پر چوٹ کے مقام پر سخت درد تھا۔ کئی یوم سے خورد و نوش ترک تھا۔ ڈاکٹری و یونانی علاج ہوتا تھا اس کے ایک مرتبہ کے لگانے سے نیند آگئی۔ اور درد جاتا رہا۔ .....

ہزارہا مستعمل کرنیوالوں کی متفقہ آواز ہے

کہ امرت دھارا ہر گھر بلکہ ہر جیب میں موجود رہنی چاہیے۔ جہاں کوئی تکلیف ہوئی فوراً اسکو کھلا دو یا لگا دو۔ دکھاؤ دیکھو مفصل حالات کیواسطے رسالہ امرت مفت طلب کریں قیمت فی شیشی ۱۲ نصف شیشی ۸ عمدہ۔ منونہ آٹھ آنے ۱۲

جناب کویراج پنڈت شردھا نند بھوشن پنڈت ٹھاکر دت شرما وید ایڈیٹر طبی اخبارات دیش ایکارک و وید امرت و مصنف متعدد رسالہ حات طبی کی ایجاد کردہ

رجسٹری شدہ "امرت دھارا" رجسٹری شدہ

کیا عجیب دوائی ہے جو اکیلی ہر قسم کی درد سر۔ کھانسی۔ دمہ۔ ذات الجنب۔ نمونیا۔ پیٹ درد۔ نزلہ۔ زکام۔ ہیضہ۔ قے۔ ہچکی۔ اپھارا۔ درد دانت۔ قولنج۔ اسہال پیچش۔ قراقرہ وغیرہ کل امراض معدہ قے۔ مرگی۔ درد دانت۔ دانتوں کا پانی نکلنا۔ خون یا سور دندان وغیرہ کل امراض دانت۔ درد کان۔ زخم کان۔ کرم درد گوش۔ بہرہ پن وغیرہ کل امراض کان۔ بواسیر ناک۔ چھینک۔ بدبوئے بینی وغیرہ کل امراض ناک۔ درد چشم۔ دھند جالا وغیرہ امراض آنکھ۔ بچھو۔ اچھنی۔ ہر قسم کا زخم۔ ران کا لاسنا۔ سانپ۔ بھڑ۔ مکھی۔ کھپل۔ مچھر۔ سانپ۔ باؤلا کتا چوہا وغیرہ کا ڈنگ بخار ہر قسم۔ سوزاک۔ آتشک۔ گلٹیاں۔ بدرد۔ نقاصل۔ دم۔ تمام درد اندرونی و بیرونی چوٹ۔ بواسیر۔ کمزوری دماغ طاعون۔ سل۔ تپ دق۔ پیشاب کی جلن۔ امراض دل۔ امراض جگر۔ یرقان۔ گولا۔ پردہ۔ استسقا۔ حیض جنا زیر۔ امراض بچگان۔ تکسیر۔ سوج زبان۔ منہ کا پکنا۔ سوج لب۔ درد مسوڑھے۔ گلٹی۔ آواز بیٹھنا نیچے یا اوپر سے خون جانا۔ سوج پھوڑہ پستان۔ ورم طحال وغیرہ امراض تلی۔ خروج مقعد۔ ہچکی۔ درد شانہ۔ زخم پھوڑا وغیرہ۔ امراض زنان۔ درد حیض۔ رنگین بانجھ۔ پنڈلی کا پھولنا پتی۔ خارش خشک و تر۔ چھپاکی کثرت۔ سینہ تیز وغیرہ سے جلنا وغیرہ وغیرہ امراض کو حسب موقع کھانے اور لگانے سے دور کرتی ہے۔ ۹۰ فیصدی تو فوراً آرام شروع ہوتا ہے اور بیماری کی تعمیر ہو جاتی ہے

احتیاط

امرت دھارا کا اس قدر نام دیکھ کر بہت سے اشتہاروں کے منہ میں پانی بھر آیا ہے اور مختلف نام رکھ کر انہی اوصاف کی ادویات مشتہر کر رہے ہیں سچ جانئے کہ امرت دھارا میری ایجاد ہے۔ اس کے مکمل اجزائے ترکیبی اور کوئی نہیں جانتا ہے۔ میرے پاس بے شمار خطوط موجود ہیں کہ ایسے اشتہاروں سے دوائی منگا کر لوگوں نے دھوکہ کھایا اسواسطے دھوکے سے بچیں اور کبھی کوئی اس قسم کی دوا امرت دھارا کے خریدیں ایسے خطوط کو آئندہ لکھیں گے۔ یہ بھی یاد رہے کہ لفظ امرت کے ساتھ لوگوں کو خاص محبت ہو گئی ہے اسواسطے اشتہار باز اپنی دوائی کیساتھ کسی نہ کسی طرح لفظ امرت کو ملانا چاہتے ہیں۔ پس صرف لفظ امرت پر نہ بھولیں بلکہ امرت دھارا اس سارے نام کو دوائی کے واسطے اچھی طرح یاد رکھیں مگر کمی قیمت کے خیال سے نقل خریدنی ہے تو آپ ہم سے اصلی نقل آب حیات ۱۲ رنگی شیشی پر منگوا سکتے ہیں۔

منیجر امرت دھارا بوشدھالیہ۔ امرت دھارا بلڈنگس۔ امرت دھارا سٹریٹ۔ امرت دھارا ڈاکخانہ۔ لاہور

براچ (۵۰)